خبرنامہ

ادارہ

عالمی زبانوں میں ترجمہ قرآن کی اشاعت۔ دعوۃ اکیڈمی کا عظیم الشان منصوبہ

ابتدائی زمانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اسلام جہاں جہاں پہونچا وہاں عربی زبان نہ صرف یہ کہ عمومی رابطہ کی زبان بن گئی بلکہ علمی و فکری بحث وتمحیص اور فلسفیانہ اور سائنسی تحقیق وتنقید کا وسیلہ بھی یہی زبان قرار پائی۔ چنانچہ ان علاقوں میں اسلام کا پیغام پہونچانے کے لئے ترجمۂ قرآن کی چنداں ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ایک طرف مسلمانوں کی مذہبی توانائی اور جذبۂ تبلیغ میں کمی آئی تو دوسری طرف عربی زبان کی حیثیت پر بھی اثر پڑا اور علمی بحث ونظر کی بنیادی وسیلہ کی حیثیت سے عربی زبان کی برتری باقی نہیں رہی۔ چنانچہ بدلے ہوئے حالات میں یہ ضرور ہو گیا کہ اقوام وملل کے سامنے خالق کائنات کے ابدی پیغام کو اس زبان اور اسلوب میں پیش کیا جائے، جو ان کے لئے قابلِ فہم ہو اس لئے کہ صرف اسی صورت میں کار دعوت کا تسلسل باقی رہ سکتا تھا۔ اس ضرورت کے احساس کے تحت جہاں مقامی زبانوں میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اسلام سے متعلق لٹریچر کی اشاعت کا کام شروع ہوا وہیں قرآن مجید کے تراجم بھی مختلف زبانوں میں آنے لگے۔

دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کا کام گزشتہ کئی صدیوں سے جاری ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ بیشتر تراجم ان زبانوں میں کئے گئے ہیں جو مسلم اکثریتی علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ غیر مسلم علاقوں میں دعوتی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔ اگرچہ

متعدد غیر مسلم مغربی محققین نے اپنی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے اور اسلام کے بارے میں تصنیفات کیں لیکن ان کی یہ کاوشیں جادۂ اعتدال سے ہٹی ہوئی اور تعصب کی شکار ہیں۔ چنانچہ ان کے ذریعہ اسلام کی مسخ شدہ تصویر پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس صدی کی ابتدا میں پہلی بار قرآن مجید کا ترجمہ ایک یورپی مسلمان دانشور محمد مرماڈیوک پکتھال نے پیش کیا۔ اس وقت سے انگریزی اور کئی دوسری یورپی زبانوں میں قرآن مجید کے متعدد تراجم منظر عام پر آچکے ہیں۔

یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ قرآن مجید کے معانی کو عالمی زبانوں میں منتقل کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی گئی جیسا کہ عیسائیوں نے بائبل کے سلسلہ میں کیا جس کے نتیجہ میں دنیا کی تقریباً ہر زبان میں بائبل کا ترجمہ دستیاب ہے۔ ایسی منظم کاوش کی ضرورت اور اہمیت تو ہمیشہ ہی سے تھی لیکن دورِ حاضر میں عالمی منظر نامہ میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کی وجہ سے اس کی ضرورت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ دعوت ایک مسلسل عمل ہے اور ہر بندہ مسلم کے فرائض داخل ہے ہے۔ موجودہ صورت حال میں دین حنیف کی تبلیغ کے امکانات غیر معمولی حد تک بڑھ گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو عظیم تاریخی حقیقتوں پر امت کے ہر فرد کی نگاہ ہونی چاہیے۔

۱۔ دنیا بھر میں اسلام کے بارے میں وسیع پیمانے پر دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ دورِ حاضر کے ذہین تعلیم یافتہ اور روشن دماغ لوگ اس عظیم مذہب کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ وہ ان عوامل واسباب کی تہہ تک پہونچنا چاہتے ہیں جن کے باعث یہ مذہب بدلتے ہوئے حالات کا مقابلہ اس استقامت اور پامردی سے کر سکا ہے۔ موجودہ بے خدا معاشرہ جس اخلاقی اور روحانی بحران کا شکار ہے اس کا حل اسلامی تعلیمات ہی میں مل سکتا ہے۔ مزید براں بڑے پیمانے پر مختلف زبانوں میں ترجمہ قرآن کی فراہمی سے مغربی ذہن ودماغ میں اسلام سے متعلق پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

۲۔ سویت یونین کے زوال کے نتیجہ میں جو ریاستیں ابھری ہیں ان میں ایک معتد بہ تعداد ان ریاستوں کی ہے جو ماضی میں اسلامی علوم اور تہذیب کا گہوارہ رہی ہیں۔ یہ نو آزاد ریاستیں اپنے اسلامی تشخص اور ورثہ کی بازیافت کے لئے کوشاں ہیں لیکن کمیونسٹ حکمرانوں کی علم دشمنی اور تہذیب سوزی کے نتیجہ میں اب ان خطوں میں اسلامی لٹریچر دستیاب نہیں۔ اس صورت حال

میں یہ پوری امت کی ذمہ داری ہے کہ ان کی زبان میں قرآن مجید کے تراجم اور دوسرا اسلامی لٹریچر فراہم کیا جائے، اور اسلام کی طرف واپسی میں ان کی مدد کی جائے۔

انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد کی دعوۃ اکیڈمی گذشتہ کچھ سالوں سے مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت کے کام میں سرگرم ہے لیکن یہ کاوش زیادہ تر موجودہ ترجموں کی دوبارہ اشاعت اور مختلف ممالک میں بڑے پیمانے پر ان کی تقسیم تک محدود رہی ہے۔ ۱۹۸۹ء تک اکیڈمی نے جو تراجم شائع کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ انگریزی ترجمہ قرآن مع تشریحات۔ علامہ عبداللہ یوسف علی ۱۶,۰۰۰ نسخے

۲۔ البانی ترجمہ قرآن مع تشریحات ۱۰,۰۰۰ نسخے

۳۔ چینی ترجمہ قرآن ۱۰,۰۰۰ نسخے

۴۔ برمی ترجمہ قرآن ۱۰,۰۰۰ نسخے

اس کے علاوہ اسپینی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اس وقت کمپوزنگ اور اشاعت کے مرحلہ میں ہے۔ اس کی تیاری میں مشہور اسکالر ڈاکٹر علی کتانی کا تعاون حاصل رہا ہے۔ مزید براں مشہور جرمن اسکالر ڈاکٹر احمد وان ڈنفر نے جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کا کام مکمل کرلیا ہے اور اب یہ بھی تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔

اس مذہبی فریضہ کی غیر معمولی اہمیت اور اس کی فوری نوعیت کے پیش نظر دعوۃ اکیڈمی نے ایک باضابطہ منصوبے کا آغاز کردیا ہے تاکہ عالمی زبانوں میں قرآن مجید کے معانی ومفاہیم کی ترجمانی کے سلسلہ میں ہونے والی کوششوں کو منظم کیا جاسکے۔ اس مقصد سے مختلف ممالک کے ممتاز محققین کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ ان تراجم کی اشاعت اور تقسیم کا کام دعوۃ اکیڈمی انجام دے گی۔

یہ ایک عظیم الشان منصوبہ ہے جس کی تکمیل کے لئے دعوۃ اکیڈمی توفیق الٰہی کی طلب گار ہے اور اس خدائی پیغام کو عام کرنے کے سلسلہ میں امت کی نیک خواہشات اور تعاون کی امیدوار۔

(اقتباس و ترجمانی: DAWAH HIGHLIGHTS, ISLAMABAD

5:1, 1994, PP 8-9)